ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ڈاکٹر عرفان پاشا
لیکچرر، شعبہ اردو، یونیورسٹی آف ایجوکیشن، فیصل آباد کیمپس
ڈاکٹر محمد امجد عابد
لیکچرر، شعبہ اردو، یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لوئر مال کیمپس، لاہور

جدید اردو شاعری میں دہشت گردی

Dr. Irfan Pasha
Lecturer, Department of Urdu, University of Education, Faisalabad Campus.
Dr. Muhammad Amjad Abid
Lecturer, Department of Urdu, University of Education, Lower Mall Campus, Lahore.

Terrorism in Modern Urdu Poetry

TERRORISM is the most influencing factor not only in our social set up but an important literary theme as well world over. Urdu literature is also much to do with the contemporary human problems. With the stat of the 20th century a wave of terrorism is spread round the globe. Pakistan is badly affected by this catastrophe. Urdu poets have depicted this matter to a large extent in modern poetry of the new millennium. This article deals with the presentation of terrorism in Urdu poetry by our intellectuals and poets of new thoughts. They feel themselves the part and parcel of the world intelligentsia and fully condemn the phenomenon of terrorism.
Keywords: *Terrorism, Influencing, Social, Literary, globe, Poetry.*

عالم گیریت نے جہاں جدید دنیا کو تیز رفتار اور جدید ترین ٹیکنالوجی کو عام کیا ہے وہاں اس کا مہلک ترین روپ دہشت گردی کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ اس حالیہ لہر کا نقطہ آغاز ۹/۱۱ کو سمجھنا چاہیے جس کے بعد دنیا بھر میں دہشت گردی کی وارداتیں اس ڈرامائی انداز میں اور اس تواتر سے ہوئی ہیں کہ جیسے کسی ایکشن فلم کو پوری دنیا میں فلمایا جا رہا ہو۔ دہشت گردی کی لہر سے دنیا کا ہر ملک اور ہر معاشرہ متاثر ہوا ہے۔ غاصب اور طاقت ور اقوام کی جارحیت کے رد عمل میں دہشت گردی کو فروغ ملا ہے۔ کم زور اور مغلوب اقوام نے خود کش حملوں کو دفاعی حکمت

عملی کے طور پر اختیار کر لیا ہے۔خود کش حملوں اور دہشت گردی کے باعث دنیا کا کوئی خطہ بھی محفوظ نہیں رہا۔ شدت پسند گروہوں کو اپنی بات منوانے کے لیے آسان راستہ مل گیا ہے۔ ابھی ایٹم اور ہائیڈروجن بموں کے ذخیروں کے ذخیرے پڑے ہیں۔ اگر خدانخواستہ کسی سر پھرے نے ان کے فلیتے کو شرر دکھا دیا تو دنیا ہی صفحہ ہستی سے نابود ہو جائے گی۔ دہشت گردی کے بڑھتے ہوئے ریلے کی وجہ سے ہماری دنیا عدم تحفظ کا شکار ہو گئی ہے۔ ممالک، مذاہب فرقوں اور افراد کی قوت برداشت کم ہو گئی ہے جس کی وجہ سے وہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں۔ ایسے میں ایک عام انسان اپنے آپ کو انجانے خطرات میں گھرا محسوس کرتا ہے اور ہر وقت کسی نہ کسی خطرے یا تباہی کا منتظر رہتا ہے۔ جدید ترین ہتھیاروں اور مہلک مشینوں نے اس کا ذہنی سکون غارت کر دیا ہے۔ اسے یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کس وقت کون سا ہتھیار اس کی زندگی کا چراغ گل کر سکتا ہے۔ یہ عدم تحفظ کا احساس نا صرف ہمارے شعرا کے ہاں پایا جاتا ہے بلکہ یہ شاعری کا ایک عالم گیر موضوع بن چکا ہے۔ خاص طور پر عالمی تجارتی ادارے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کے بعد دہشت گردی کی یہ لہر پوری دنیا میں پھیل گئی ہے اور دنیا کا کوئی کونا بھی اس سے محفوظ نہیں رہا۔

جدید اردو شاعری اس عصری حسیت سے مملو ہے اور ہمارے جدید اردو شعرا نے دہشت گردی کے موضوع پر بہت شان دار شاعری کی ہے جس میں اظہار کے دونوں سانچوں یعنی نظم اور غزل کو مکمل ذمہ داری کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔ طارق ہاشمی نے جدید غزل میں جنگ و جدل، دہشت گردی، اور عدم تحفظ کے موضوع کو بڑی کامیابی سے اور بڑے پیمانے پر استعمال کیا ہے ان کی ہر غزل میں ایک آدھ شعر اس حوالے سے مل جاتا ہے:

برہنہ آگ سے رکھتا ہے کیسی آس وہ شخص
پہن کے پھرتا ہے بارود کا لباس وہ شخص (۱)

رات تو دل کے علاقے میں وہ غم باری ہوئی
ایک دہشت ملک جاں میں ہر طرف طاری ہوئی
روح کے اندر کوئی خود کش دھماکہ کر گیا
منہدم یکسر بدن کی چار دیواری ہوئی (۲)

کہاں کا قتل؟، کیسا خوں بہا، کیا موت کا سوگ
یہ کافی ہے کہ گھر والوں کو میت مل گئی ہے(۳)

آگ پھیلی ہے کہاں سے مرے چاروں جانب
کس نے اے موج ہوا شہر جلایا میرا(۴)

عباس تابش کے ہاں دہشت گردی کے موضوع پر چند اشعار دیکھئے:

تو پرندے مار دے سرو و صنوبر مار دے
تیری مرضی جس کو دہشت گرد کہہ کر مار دے
تو نے جس کے ڈھونڈنے کو بھیج دی اتنی سپاہ
یہ نہ ہو وہ تجھ کو تیرے گھر کے اندر مار دے(۵)

اس کو کیا حق ہے یہاں بارود کی بارش کرے
اس کو کیا حق ہے مرے رنگلے کبوتر مار دے(۶)

منصور آفاق لکھتے ہیں:

پھر پگھلنے کو ہے بستی کوئی ایٹم بم سے
وقت کی آنکھ میں کچھ سانحے آئے ہوئے ہیں(۷)

دہشت گردی کے عفریت کا ہمیں بالخصوص پاکستان کے شہریوں کو شدت سے سامنا ہے۔پاکستان دہشت گردی کے خاتمے کے لیے بنائے گئے عالمی اتحاد کا اہم ترین رکن ہے لیکن اس کے باوجود جانی اور مالی طور پر دہشت گردی کے ہاتھوں پاکستان نے ہی سب سے زیادہ نقصان اٹھایا ہے۔اس کی وجہ سے کوئی ذی روح اور کوئی عمارت یا املاک محفوظ نہیں رہی۔سعادت سعید"آخر شب کی تیز بے رحم ہواؤ......"میں لکھتے ہیں:

نہیں!نہیں!
تمہارے کانوں پہ تو

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کمپیوٹروں نے کارک فٹ کر دیئے ہیں
پتلیوں پر لوہے کی پتریاں سجادی ہیں
تمہیں کیا معلوم جبر کی ہواؤ!
تمہیں کیا معلوم!
انتڑیوں کے چراغ
بجھ رہے ہیں
اعضا جسموں کی ڈالیوں سے
جھڑرہے ہیں (۸)

اس کے بعد وہ کارپردازان ہستی سے مخاطب ہو کر ان کو دہشت گردی پر بے حسی کی نیند سے بیدار کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو دنیا کے لیے قوت محرکہ ہیں اور ان کے پاس طاقت اور وسائل سبھی کچھ ہے لیکن وہ ان کا استعمال درست طریقے سے نہیں کررہے اور ان کی مسلسل بے حسی دہشت گردی کو بڑھاوا دینے میں پیش پیش ہے:

میری سینے میں گھٹی آواز
تمہارے غلیظ کانوں میں
ارتعاش توپیدا کرتی ہو گی
نہیں تووہ چیخیں،ہاں وہ چیخیں
جو پیٹ پر گولیوں کی بوچھاڑ کے
ساتھ سنائی دیتی ہیں
تم تک بھی تو پہنچی ہوں گی؟
وہ کہ بارودی بموں،ناگوں اور نیزوں سے
زمینوں، جھونپڑیوں او راہ گزاروں کو
پاک کرنے آیا تھا(آخر شب کی تیز بے رحم ہواؤ......)(۹)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

زاہد منیر عامر نے دہشت گردی کو فرعونی سوچ کا پیش خیمہ قرار دیا ہے جو اپنی طاقت کی نمائش کے لیے انسانی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔"دوستی کی چنگاری"میں لکھتے ہیں:

شعلہ و شرر اس کے
موسوی عصابن کر
آتشیں سویروں کو
رعمسیس کی چالوں کو
جبر کے مظاہر کو
ظلم کے تفاخر کو
پل میں چاٹ جاتے ہیں (دوستی کی چنگاری)(۱۰)

اسی نظم میں دہشت گردی کی وجہ سے ختم ہوتے روابط کی یوں نشان دہی کرتے ہیں:

آتشیں سویروں میں
زندگی کی سفاکی
آہنی روابط کو
موم کرتی رہتی ہے(۱۱)

دوسری عالمی جنگ کے بعد اقوام متحدہ کی تشکیل سے یہ فرض کر لیا گیا تھا کہ اب دنیا میں جنگ کا خاتمہ ہو جائے گا لیکن ایسا نہ ہو سکا۔لیکن یہ ضرور ہے کہ یورپ اس زمانے میں بیشتر جنگ سے محفوظ رہا۔یورپ کی طرف سے یہ دراندای اور قتل و غارت ایک منظم دہشت گردی کی بدترین مثال ہے۔ہماری نسلوں نے براہ راست جنگ عظیم کے وسیع پیانے پر انہدام اور تباہی جیسا تجربہ نہیں کیا لیکن ہم نے ہجرت،اس کے بعد دو محدود جنگوں اور پھر ملک کے ٹوٹنے کا تجربہ کیا جس کے دوران لاکھوں انسانی جانوں کا ضیاع ہوا۔اس طرح ہمارے شاعروں نے جنگوں کی مذمت کی ہے اور ان کی وجہ سے دنیا کے کسی بھی علاقے میں ہونے والی خون ریزی کا نوحہ لکھا ہے۔آج کے زمانے میں جنگی تیر و تفنگ کا کھیل نہیں رہی ہیں آج جنگ میں تباہی کا گراف پرانے زمانے کی جنگوں سے بہت زیادہ ہے کیونکہ آج کل

جنگیں جدید اور سائنسی طریقے سے ایٹمی اور کیمیاوی ہتھیاروں کی مدد سے لڑی جاتی ہیں اس لیے کم وقت میں بڑے پیمانے پر تباہی پھیلاتی ہیں۔امجد اسلام امجد"کالے لوگوں کی روشن نظمیں" میں لکھتے ہیں:

> "بیسویں صدی میں ہونے والی دوعالمی جنگوں نے جوہلاکت اور تباہی پھیلائی ہے وہ اپنی جگہ لیکن بالواسطہ اندازمیں ان کاایک روشن پہلو بھی ہے اوروہ یہ کہ کرہ ارض پرطاقت کاتوازن تیزی سے بدلا ہے اور سپر پاورزکے ظہورنے کمزوراورکم ترقی یافتہ ممالک پر جغرافیائی قبضے کے رجحان کوتقریباً ختم کردیاہے۔"(۱۲)

جدیداردو شاعری میں جنگوں کی تباہ کاریوں اور ان سے ہونے والے جانی ومالی نقصان کی بھی مذمت کی گئی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ خطہ ماضی قریب میں خود بھی جنگوں کی تباہ کاریوں کا شکار ہوا ہے اور اس نے رہنے والوں کی ہم دردیاں ان لوگوں کے ساتھ تھیں جنہیں جنگ کا نشانہ بنایا جارہا تھا۔ظفراقبال کہتے ہیں:

برباد سر زمین پہ کھنڈرات کے خلاف
اتنی جدید فوج کا اعلان جنگ ہے
آئیں گے خود تو بعد میں اور اس کی آڑ میں
ہر سمت سے رواں سر و سامان جنگ ہے
انجام کار پھیل بھی سکتی ہے چار سو
اس جنگ سے زیادہ بھی امکان جنگ ہے(۱۳)

منصور آفاق:

بندوق کے دستے پہ تحریر تھا امریکا
میں قتل کا بھائی کو الزام نہیں دیتا(۱۴)

چھتوں پر آب و دانہ ڈال جلدی سے
فضا بمبار طیاروں سے خالی ہے(۱۵)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

فتح مندی کی خبر آتی ہے واشنگٹن سے
اور اسامہ ترے ہر روز علم گرتے ہیں[۱۶]

ریاض مجید:

میں بعد جنگ کی پرہول خامشی تھا ریاض
جلی زمیں پہ ہوا سانحہ رقم میرا[۱۷]

افتخار نسیم:

پھول گالوں کو تو آنکھوں کو غزل کہتا رہا
جنگ تھی باہر گلی میں میں غزل کہتا رہا[۱۸]

بھاگ کر تو اس خرابے سے نکل
بچ گیا ہے جو اسے پھر گن کبھی[۱۹]

کشور ناہید:

فاختہ بھی وحشت لیے تھی بلبل بھی چپ تھی
کس بارود کی بو تھی جس سے ہستی آب ہوئی[۲۰]

اسی طرح جدید اردو نظم میں بھی جنگوں اور ان کے امکانات کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔اردو شاعروں نے جنگ کی تباہ کاریاں ہی بیان نہیں کیں بلکہ ان کے معاشرتی،معاشی اورنفسیاتی پہلوؤں پرروشنی ڈالی ہے جن کے پیچھے توسیع پسندانہ اور استعماری سوچ موجود ہے۔کشور ناہید لکھتی ہیں:

سعودی ٹکسالوں میں
ریال کی جگہ ڈالر بنایا جا رہا ہے
اور سعودی ریت کی جگہ بارود بچھایاجارہاہے(سکڈمیزائل کی تربت پر)[۲۱]

سعادت سعید"ماں تمہاری ماِمتا کی قسم......" میں لکھتے ہیں:

جو فصلیں ہم نے بنجر،بے آباد زمینوں میں

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اپنے جسموں کی کھاد
اورلہو کی تخم پاشی سے تیار کی تھیں
اجنبی گور کنوں کے حواریوں نے
انہیں بے دردی سے کاٹا ہے
ہمیں اور ہمارے اعصابوں کو
تہ تیغ کیا ہے
صرف ایک پل
بے شعوری کے ایک پل میں
تمہارے جگر گوشے
ہماری فصلیں
ہماری بہنیں موت کے گھاٹ اترے ہیں
ہماری کم نگہی،کم ہمتی کے
ایک پل میں
ہماراقتل عام
کروڑوں انسانوں کا
قتل عام ہواہے (۲۲)

تبسم کاشمیری نے "نومورہیروشیما" میں دنیا بھر کے انسانوں کو مخاطب کر کے استدعا کی ہے کہ ہیرو شیما جیسا دوسرا واقعہ رونما نہیں ہونا چاہیے:

سنو سفید،پیلی،بھوری اور کالی چمڑی والے انسانوں سنو
ذرا غور سے سنو
آج ہیروشیما کے آسمانوں پر روحیں چیخ رہی ہیں
"نومورہیرو شیما"
"نومورہیروشیما"

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

"نومورہیروشیما" (۲۳)

اسی طرح "اس صدی کی سوگوار ہوا" میں بھی تبسم کاشمیری کا لہجہ اس جنگ وجدل کی وجہ سے حزنیہ ہے جس نے گزشتہ صدی میں آفت مچا رکھی تھی:

اس صدی کی بوڑھی اور اداس ہوا
تھک ہار کے بیٹھ گئی ہے
ایک اونچی چھت کی چمنی پر
اس صدی کی بوڑھی ہوا کے جسم پر ہے
ڈھیروں سرخ لہو
سیمنٹ اور کنکریٹ کالامتناہی بوجھ
لوہے اور فولاد پراذیت وزن
اور جوہری دھماکوں کی راکھ کاڈھیر (۲۴)

غلام حسین ساجد"جنگ کے دنوں میں"میں جدید دور میں بسنے والے ایک حساس انسان کی سوچ پیش کرتے ہیں جو جنگ کی ہولناکی کا ادراک رکھتا ہے اور اس کا شکار نہیں ہونا چاہتا:

پھر بھی میں اپنے وجود کو
کسی عفریت کے داغے ہوئے ڈیزی کٹر
زمین میں گاڑی ہوئی بارودی سرنگ
یا بے دماغی میں فائر کیے ہوئے میزائل
کی بھینٹ نہیں چڑھاسکتا
کیوں کہ میں اپنی مرضی کی موت مرنا چاہتا ہوں (۲۵)

اسلم کولسری نے"نم بم" میں لمحوں میں شہر کے شہر ویران کرنے والے بموں کا نوحہ لکھا ہے:

ایک بمبار
ایک لمحے میں

کسی آباد شہر کو، یونہی
راکھ کے ڈھیر میں بدلتا ہے (نم بم)[۲۶]

اردو شاعری کا یہ جدید منظر نامہ جس کی تخلیق زیادہ تر اکیسویں صدی میں ہوئی ہے اور اس کا تعلق بھی اکیسویں صدی میں رونما ہونے والے واقعات سے ہے، ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اردو شاعری میں دہشت گردی اور اس سے پیدا ہونے والی ماتمی اور عالمی صورت حال کی بھرپور عکاسی کی گئی ہے۔یہ مختصر اور عمومی انتخاب ظاہر کرتا ہے کہ اردو شعرا دہشت گردی کے عفریت کی بیخ کنی کے لیے قلمی محاذ پر سینہ سپر ہیں۔

حوالہ جات

۱. طارق ہاشمی؛دستک دیا دل؛فیصل آباد؛مثال پبلشرز؛۲۰۱۰؛ص ۱۲
۲. طارق ہاشمی؛دستک دیا دل؛فیصل آباد؛مثال پبلشرز؛۲۰۱۰؛ص ۹۳
۳. طارق ہاشمی؛دستک دیا دل؛فیصل آباد؛مثال پبلشرز؛۲۰۱۰؛ص ۲۴
۴. طارق ہاشمی؛دستک دیا دل؛فیصل آباد؛مثال پبلشرز؛۲۰۱۰؛ص ۶۷
۵. عباس تابش؛پروں میں شام ڈھلتی ہے؛لاہور؛اپناادارہ؛۲۰۰۲؛ص ۱۰۴
۶. عباس تابش؛پروں میں شام ڈھلتی ہے؛لاہور؛اپناادارہ؛۲۰۰۲؛ص ۱۰۵
۷. منصور آفاق؛نیند کی نوٹ بک؛لاہور؛اساطیر؛۲۰۰۴؛ص ۲۸
۸. سعادت سعید، ڈاکٹر؛شناخت؛لاہور؛شاہد نسیم؛۲۰۰۷؛ص ۴۷
۹. سعادت سعید، ڈاکٹر؛شناخت؛لاہور؛شاہد نسیم؛۲۰۰۷؛ص ۶۴
۱۰. زاہد منیر عامر؛نظم مجھ سے کلام کرتی ہے؛لاہور؛تناظر مطبوعات؛۲۰۰۷؛ص ۳۵
۱۱. زاہد منیر عامر؛نظم مجھ سے کلام کرتی ہے؛لاہور؛تناظر مطبوعات؛۲۰۰۷؛ص ۲۵
۱۲. امجد اسلام امجد؛کالے لوگوں کی روشن نظمیں؛لاہور؛جنگ پبلشرز؛۱۹۹۱؛ص ۱۰،۹
۱۳. ظفر اقبال؛اب تک، جلد دوم؛لاہور؛ملٹی میڈیا افیئرز؛۲۰۰۵؛ص: ۱۴۸۰
۱۴. منصور آفاق؛نیند کی نوٹ بک؛لاہور؛اساطیر؛۲۰۰۴؛ص ۱۰۰
۱۵. منصور آفاق؛نیند کی نوٹ بک؛لاہور؛اساطیر؛۲۰۰۴؛ص ۵۸

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

۱۶. منصور آفاق؛؛نیند کی نوٹ بک؛لاہور؛اساطیر؛۲۰۰۴؛ص۱۵۰
۱۷. ریاض مجید؛ڈوبتے بدن کا ہاتھ؛لائل پور؛قرطاس؛۱۹۷۴؛ص۹
۱۸. افتخار نسیم؛آبدوز؛لاہور ٹی اینڈ ٹی پبلشرز؛۲۰۰۳؛ص۱۸۹
۱۹. افتخار نسیم؛آبدوز؛لاہور ٹی اینڈ ٹی پبلشرز؛۲۰۰۳؛ص۱۵۷
۲۰. کشور ناہید؛خیالی شخص سے مقابلہ؛لاہور؛سنگ میل پبلی کیشنز؛۱۹۹۲؛ص۱۴۱
۲۱. کشور ناہید؛خیالی شخص سے مقابلہ؛لاہور؛سنگ میل پبلی کیشنز؛۱۹۹۲؛ص۳۷
۲۲. سعادت سعید،ڈاکٹر؛شناخت؛لاہور؛شاہد نسیم؛۲۰۰۷؛ص۳۹۔۴۰
۲۳. تبسم کاشمیری؛پرندے پھول تالاب:لاہور:سنگ میل پبلی کیشنز؛۱۹۹۶؛ص ۵۴۹
۲۴. تبسم کاشمیری؛پرندے پھول تالاب:لاہور:سنگ میل پبلی کیشنز؛۱۹۹۶؛ص ۵۸۰
۲۵. عفت انیس،مدیرہ(مئی۲۰۰۶ء)دانشور؛لاہور؛عفت انیس:ص۳۳
۲۶. اسلم کولسری؛ویرانہ؛لاہور؛القمر انٹرپرائزز؛۱۹۹۵؛ص۶۹